Vol : 1
Issue :8

جلد : ۱
شمارہ : ۸

ستمبر
September 2016

ذو الحجۃ الحرام
۱۴۳۷ھ

شہر وشارم سے نکلنے والا دینی، اصلاحی وادبی ماہنامہ

ماہنامہ الأمير
Monthly Al Ameer Melvisharam

بیادگار حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ

سرپرست

حضرت اقدس مولانا مفتی ابوالحسن محمد یعقوب صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صدر مفتی مدرسۂ کاشف الہدیٰ، مدراس وخلیفہ حضرت اقدس مولانا محمد ابراہیم صاحب افریقی دامت برکاتہم

Special Issue Hajj & Qurbani

خصوصی شمارہ برائے حج اور قربانی

مدیر

مولانا مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی
استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

MONTHLY AL AMEER
For Private Circulation Only
Hafiz Mohammed Shameel
#25, Maniyakkara Street, Melvisharam - 632 509 ,Vellore Dist (T.N.)
Cell : +91 99525 83343, E-Mail : monthlyalameer@gmail.com
Web : www.alhasan.in
Contact :
Maulana Naveed Sb+91 74183 38663, Prof Hashim Sb +91 81241 54663

حاضری حرمین شریفین کا نسخہ

ملفوظات حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ نے فرمایا:

ایک صاحب نے حاضری حرمین شریفین کے لئے دعا کی درخواست کی
فرمایا کہ تین چیزوں کا خاص اہتمام کریں (۱) ایک تو سونے سے قبل خاص اسی مقصد کے لئے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرلے (۲) دوسرے کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف کا اہتمام کرے اس خیال سے کہ میں روضۂ اقدس زادھا اللہ شرفا وکرامۃ کے سامنے بیٹھ کر درود پڑھ رہا ہوں، (۳) تیسرے یہ کہ سبب کے طور پر کچھ رقم جتنی گنجائش ہو جمع کرنا شروع کردے۔ اس طلب کو دیکھ کو حق تعالیٰ شانہ حاضری کے اسباب غیب سے تیار فرمادیں گے

[کلمات صدق وعدل: ۱۲۶]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ — از سرپرست دامت برکاتہم

عشرۂ ذی الحجہ اور یوم عرفہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک انسان کی بہت بڑی قدر ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے اس کی تمام ضروریات وحاجات کو پیدا فرمادیا، ارشاد ربانی ہے ”ھو الذی خلق لکم مافی الارض جمیعا“ (البقرہ:۲۹) یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ ہی نے زمین میں جو کچھ ہے وہ خاص تمہارے نفع اٹھانے کے لئے پیدا فرمایا۔ پھر اتنا ہی نہیں بلکہ روئے زمین پر اسکو اپنا نائب وخلیفہ بنایا ”واذ قال ربک للملئکة انی جاعل فی الارض خلیفة“ (البقرہ:۳۰) اور ساتھ ساتھ اس کو ہدایت کے ذرائع اور اسباب بھی عنایت فرمائے ہم ذرا سوچ کر تو دیکھیں کہ انسان کے ساتھ اللہ رب العالمین سے بڑھ کر پیار ومحبت کا کیا کوئی معاملہ کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں، اب انسان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے مولیٰ کی محبتوں، عنایتوں اور بخششوں کے مواقع سے فائدہ اٹھائے، جن میں ایک بہترین موقع ”یوم عرفہ“ ہے، جس کو بہت زبردست فضیلت اور خصوصیت حاصل ہے کہ دین اسلام کی تکمیل اسی دن ہوئی، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا“ (المائدہ:۳) علماء محققین نے فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مہینوں میں چار مہینوں کو محترم بنایا ”منھا اربعة حرم“ (التوبہ:۳۶) یعنی محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ اشہر حرم کہلاتے ہیں، اسی طرح دنوں میں چار دنوں کو محترم بنایا یوم جمعہ، یوم الفطر، یوم الاضحیٰ اور یوم عرفہ پھر ان چار دنوں میں بھی سب سے زیادہ حرمت وفضیلت یوم عرفہ کو حاصل ہے، علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں: ”واما اذا قیل افضل ایام السنة فھو عرفة وافضل ایام الأسبوع فھو الجمعة“ (مرقاۃ: شرح مشکوۃ:۳/۲۳۲) یعنی سال کے دنوں میں سب سے افضل دن یوم عرفہ ہے البتہ ہفتہ کے دنوں میں سب سے افضل دن یوم جمعہ ہے۔

بہرکیف یوم عرفہ میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور معرفت حاصل کرنے کا ایک سنہرا موقع ہے، ایک روایت میں ہے کہ شیطان ایک تو اس وقت سب سے زیادہ ذلیل ہوا جب غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اس کے بعد ہر سال یوم عرفہ میں نہایت ذلیل ہوتا ہے کہ وہ مغفرت کا موقع اور دن ہے، پھر جس خوش نصیب بندے کو اس دن روزہ رکھنے کی توفیق حاصل ہوجائے تو اس کی مغفرت اور یقینی ہوجاتی ہے حدیث پاک میں ہے قال رسول اللہ ﷺ صیام یوم عرفة الی احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبلہ والسنة التی

بعدہ (الترمذی:۹۲) یعنی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا عرفہ کے ایک دن روزہ رکھنے سے میں اللہ تعالیٰ سے یہ امید کرتا ہوں کہ ایک سال گذشتہ، اور ایک سال آئندہ کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہوجائے ایک روایت میں ہے کہ یوم عرفہ کے روزہ کی فضیلت ہزار روزوں کے برابر فرمائی گئی (الترغیب والترھیب) جیسے سال بھر میں سب سے افضل رات شب قدر ہے جس میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں سے افضل ہے"لیلة القدر خیر من الف شھر" اسی طرح سال بھر کی دنوں میں سب سے افضل دن یوم عرفہ ہے۔ نیز حضور انور ﷺ نے فرمایا: ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں عبادت کرنا عشرۂ ذی الحجہ سے افضل ہو اس عشرۂ ذی الحجہ میں ہر دن کے روزہ کو ایک ایک سال کے روزوں کے برابر قرار دیا جاتا ہے اور اس میں ہر رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر قرار دی جاتی ہے (مشکوۃ:۱۲۸) یوم عرفہ کی فضیلت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ کی جانب سے چار پیغمبروں پر خاص انعام واحسان ہوا (۱) حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی (۲) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو باری تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا (۳) سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بکرہ کے ذبیحہ کا فدیہ اتارا گیا (۴) سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حج کے ارکان واحکام نازل ہوئے اور دین اسلام کو مکمل کیا گیا، الغرض ہمارے اکابر نے اس دن کے روزہ رکھنے کا خاص اہتمام فرمایا، ہمیں بھی عرفہ کے روزہ کا اہتمام کرنے کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے، لیکن روزہ رکھنے والا جس علاقہ کا رہنے والا ہے وہاں کی 9 ذی الحجہ ہی کا روزہ معتبر ہوگا، ہر جگہ کے لئے مکہ مکرمہ کی 9 ذی الحجہ کا اعتبار نہیں ہوگا حجاج کرام کے عرفہ کے دن کا نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی۔

☆ مردوں کی طرح عورتوں کیلئے بھی عید کے دن غسل کرنا، عمدہ کپڑے زیب تن کرنا مستحب ہے البتہ عورتوں پر نمازِ جمعہ وعیدین واجب نہیں ہے۔

☆ عیدین کا خطبہ پڑھنا مسنون ہے جو عید کی نماز کے بعد پڑھا جائیگا، چنانچہ نماز کے فوراً بعد دعا ہو پھر خطبہ ہو (کتاب المسائل:۱/۴۴۲)

☆ نمازِ عید شہر سے باہر نکل کر عیدگاہ میں پڑھنا سنت ہے۔

☆ قربانی کے ایام تین ہیں: 10، 11، 12 ذی الحجہ ہے نہ اس سے پہلے قربانی معتبر ہے نہ بعد میں، ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے 12 ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک رہتا ہے، جس جگہ عید کی نماز ہوتی ہے وہاں نماز کے بعد ہی جائز ہوگی۔

حج اور قربانی بندگی کی یاد دہانی

حضرت مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ (سورۃ الحج:۲۷)

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو یعنی لوگوں میں حج کے فرض ہونے کا اعلان کر دو۔ (بیان القرآن)

قرآن کریم میں ایک سورہ ہے جس کا نام ہی ''حج'' ہے کیونکہ اس سورۃ میں ایک آیت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ کعبہ کی تعمیر جب مکمل ہوئی تو اللہ پاک نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ پوری دنیا میں اعلان کر دو کہ لوگ حج کیلئے بیت اللہ شریف آئیں تو انہوں نے اللہ سے عرض کیا یہاں تو کوئی سننے والا نہیں، آبادی بہت دور ہے وہاں تک میری آواز کیسے پہنچے گی؟

آواز تمہاری، ذمہ داری ہماری اللہ نے فرمایا آپ کی ذمہ داری صرف اعلان کرنے کی ہے، ساری دنیا میں آواز پہنچانے اور پھیلانے کی ذمہ داری ہم پر ہے، چنانچہ جس جس کی قسمت میں اللہ نے حج کرنا لکھ دیا ہے ان سب نے جواب میں لبیک اللھم لبیک کہا، تلبیہ کی اصل بنیاد یہی ہے۔ (معارف القرآن: 256/6) حج وہ عظیم عبادت ہے کہ بندہ اپنے مال، وقت، راحت کی قربانی دیتا ہے تمام تر تعلقات کو ختم کر کے سفرِ حج پر نکلتا ہے جس سے سفرِ آخرت کی یاد تازہ رہتی ہے۔

فلما اسلما وتله للجبين اور باپ بیٹے کو ذبح کرنے کیلئے کروٹ پر لٹایا اور چاہتے تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں اور اس وقت ہم نے ان کو آواز دی کہ اے ابراہیم! (شاباش ہے) تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا یعنی خواب میں جو حکم ہوا تھا اپنی طرف سے اس پر پورا عمل کیا اب ہم اس حکم کو منسوخ کرتے ہیں پس اس کو چھوڑ دو۔ معارف القرآن

گھر کے جتنے افراد صاحبِ نصاب ہوں سب کی علیحدہ قربانی واجب ہے، شرکائے قربانی اگر اپنا حصہ پورا لینا چاہتے ہیں تو تول کر تقسیم کرنا لازم ہے۔

جانور کے گلے میں چار رگیں ہوتی ہیں (۱) سانس کی رگ (۲) کھانے اور پانی کی رگ (۳،۴) خون کی دو رگیں، ان چاروں کو یا تین رگوں کو کاٹنے سے ذبح صحیح ہوگا۔ مسئلہ: مستحب ہے کہ قربانی کی گوشت کے تین حصے کر لیں (۱) فقراء کو (۲) رشتہ دار، دوست احباب کو (۳) اپنی استعمال کے لئے۔

درسِ حدیث

ایک تعجب خیز مالی عبادت

مولانا ملک محمد حسین صاحب — استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

عن عائشةؓ قالت قال رسول الله ﷺ ماعمل آدمی من عمل یوم النحر احب الی الله من اهراق الدم وانه لیاتی یوم القیمة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بها نفسا (رواہ الترمذی: ۱۴۹۳)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ (عید الاضحیٰ کے دن) فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ (زندہ ہوکر) آئیگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہونچ جاتا ہے بس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

قربانی کے فضائل (۱) عید الاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل قربانی ہے (۲) قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ملتی ہے (۳) قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی مقبول ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوجاتی ہے (۴) قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہوکر آئے گا (۵) قربانی کا جانور قیامت کے دن پل صراط پر سواری کا کام دے گا۔

قربانی ایک عجیب مالی عبادت تمام مالی عبادتیں اس وقت تک ادا نہیں ہوتی جب تک ملکیت سے علحدہ نہ ہوں لیکن قربانی عجیب مالی عبادت ہے کہ وہ چیز (جانور) تمہارے پاس رہے اور پھر بھی عبادت ادا ہوجائے۔

قربانی نہ کرنے والوں پر وعید حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے، یوں نہیں فرمایا کہ عیدگاہ میں نہ آئے بلکہ قریب بھی نہ آئے، اس سے کس قدر ناراضگی معلوم ہوتی ہے کیا کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی برداشت کرسکتا ہے؟

ہمارے لئے حدیث پاک کا پیغام جن لوگوں پر قربانی واجب ہے وہ تو اس کا اہتمام کریں تاہم دینداری کی بات یہ ہے کہ اگر کسی پر قربانی کرنا واجب بھی نہ ہو تب بھی اتنے بے حساب ثواب اور فضائل کی وجہ سے قربانی کرنا چاہئے۔

دینی مسائل معلوم کیجئے۔

از: مفتی محمد یعقوب صاحب قاسمی استاذ جامعہ باقیات صالحات، ویلور

سوال: تکبیر تشریق کسے کہتے ہیں اور کس کس پر واجب ہے؟ ترکتی محمد شفیق

جواب: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ان کلمات کو عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد باآواز بلند ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے اسکو تکبیر تشریق کہتے ہیں، فتویٰ اس پر ھیکہ باجماعت نماز پڑھنے والے تنہا پڑھنے والے اس میں برابر ہیں اسی طرح مسافر و مقیم، مرد و عورت دونوں پر واجب ہے، البتہ عورت باآواز بلند تکبیر نہ کہے آہستہ کہے۔ [ھدایہ: ۱/ ۱۷۵]

سوال: ذبح کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ ابو عامر وشارمی

جواب: جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ رخ لٹادیں یعنی اس کے پیر قبلہ کی طرف کردیں اور یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ (ابوداؤد: ۳۸۶) پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کردے ذبح کے بعد یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَمِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ علیہ السلام

سوال: غیر مسلموں کو قربانی کا گوشت دینے کا کیا حکم ہے؟ ملک ابو عبد الحمید

جواب: غیر مسلموں کو قربانی کا گوشت دینا جائز ہے اور درست ہے، لیکن میرا خیال ہے کہ موجودہ حالات میں اس طرح کا سلوک کرنا مستحب اور مستحسن ہے اس سے اجنبیت کم ہوگی۔ انس بڑھے گا، اور ان کو احساس ہوگا کہ مسلمان مذہبی طور پر اتنے فراخ دل ہیں کہ اپنی خوشیوں میں غیر مسلم بھائیوں کو بھی شریک کرتے ہیں۔ (کتاب الفتاویٰ)

روزمرہ کے پیش آنے والے دینی مسائل کے حل کے لئے قارئین "ماہنامہ الامیر" کے پتہ پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ اگلے شمارہ میں اسکا تسلی بخش اور مستند جواب دیا جائیگا

صراط مستقیم اور ختم نبوت

از: مولانا محمد نوید صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم

سورۂ فاتحہ میں بھی ختم نبوت کی وضاحت ہے:

سورۂ فاتحہ میں ہم یہ دعا مانگتے ہیں: ''اھدنا الصراط المستقیم'' چلا ہم کو سیدھے راستہ پر۔

صراط مستقیم کیا ہے؟

صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع کا نام ہے، اب اگر کوئی نیا نبی آئیگا تو وہ اپنی اتباع کرنے کا حکم دیگا، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نبی ﷺ کی اتباع میں خلل پیدا ہوگا، جس کی وجہ سے انسان صراط مستقیم سے ہٹ جائیگا، کیونکہ صراط مستقیم نبی ﷺ کی اتباع ہی میں ہے۔ (اگر نیا نبی اپنی اتباع کرنے کا حکم نہیں دیا تو اس کا کیا فائدہ چونکہ صراط مستقیم موجود ہے اس لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

دوسری چیز اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث شریف ہے حضرت ابو ہریرۃؓ حضرت ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''والذی نفسی بیدہ ماانزلت فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی الفرقان مثلھا'' (ترجمہ) قسم اس ذات جس کے قبضہ میں میری جان ہے سورہ فاتحہ جیسی سورت نہ تورات میں اتاری گئی نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں۔ اس حدیث شریف میں غور کریں کہ نبی ﷺ نے یہ تو فرمایا کہ ایسی نازل نہ ہوئی مگر یہ نہیں فرمایا کہ آئندہ بھی ایسی سورۃ نازل نہ ہوگی۔ (یعنی ماضی کا ذکر ہے مستقبل کا نہیں)

اسکی وجہ ''نبی ﷺ آخری نبی ہونے اور قرآن پاک آخری کتاب'' ہونے کے علاوہ اور کیا ہوسکتی ہے (اگر آپ کے بعد کوئی نبی کوئی کتاب نازل ہوتی تو آپ ﷺ اسکا ذکر فرماتے)

تاریخ قربانی کا ایک عظیم الشان واقعہ/سنت ابراہیم علیہ السلام

مولانا محمد تنزیل صاحب

قربانی کا بحیثیت عبادت کے مشروع ہونا اگرچہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے ثابت ہے، لیکن اس کی ایک خاص شان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک واقعہ سے شروع ہوتی ہے اور اسی کی یادگار کی حیثیت سے شریعتِ محمدیہ میں قربانی کو واجب قرار دیا گیا ہے، یہ واقعہ تاریخ عالم کا ایک بے نظیر اور سبق آموز واقعہ ہے، اور حقیقتِ قربانی کو سمجھنے کے لئے یہی مرکزی نقطۂ نظر ہے۔

چنانچہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام آزر کے بیٹے ہیں اور آزر اپنی قوم سمیت نبی کے مخالف اور دشمن ہوگئے تو وہ ملکِ شام پہنچے اور چھیاسی سال کی عمر میں حضرت اسماعیلؑ کے پیدائش کی بشارت اللہ تعالیٰ نے دی، جو کہ بڑی تمناؤں کے بعد پیدا ہوئی۔ لیکن خداوندِ قدوس کا عجیب کرشمہ یہ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے لئے یہی سب سے بڑے امتحان کا سبب بنا ،اولاً تو امتحان یہ ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کو حکم ملا کہ شیر خوار صاحبزادے اور انکے والدہ ہاجرہ کو ساتھ لیکر پر فضا ملک شام سے ہجرت کر کے حجاز کے لق ودق گرم ریگستان میں جہاں دور دور نہ کسی آدمی کا نام ونشان ہے نہ جانور و درخت کا، وہاں ان کا وطن بنا دیں اور واپس چلے جائیں، پھر جب بچہ اس قابل ہوا کہ چل پھر سکیں تو دوسرا امتحان یہ ہوا کہ اکلوتے بیٹے کو ذبح کریں جو خواب کے ذریعہ سے ملا تھا، بہرحال وہ بھی نبی ہی کے بیٹے تھے کہا''یا ابت افعل ماتومر ستجدنی ان شاء اللہ من الصبرین ''یعنی ابا جان آپ وہ کام کر گزریں جسکا آپ کو حکم دیا گیا ہے، مجھے آپ انشاءاللہ صابرین میں سے پائینگے۔ اب یہ بے گانۂ روزگار باپ اور بیٹے حکم خداوندی کی تعمیل کے لئے گھر سے چل پڑے اور جنگل میں باپ اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے چہرہ کے بل کروٹ پر گرا دیا اور ذبح کے وقت پوری قوت سے چھری چلائی لیکن چھری کے عمل میں قدرتِ خداوندی حائل ہوگئی اور خداوند قدوس نے آواز دی اور کہا ''اے ابراہیم! آپ نے خواب سچا کر دکھایا اور اس کے ساتھ ہی ایک دنبہ حضرت اسماعیلؑ کے بجائے قربانی کے لئے نازل کر دیا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے''وفدیناہ بذبح عظیم ''یعنی ہم نے حضرت اسماعیلؑ کا فدیہ ایک عظیم قربانی بنا دیا، اسکو عظیم اس لئے کہا گیا کہ اول تو یہ ایک عظیم الشان پیغمبر کا فدیہ تھی دوسرے اس لئے کہ اس طرح کے قربانی کو قیامت تک جاری رکھنے کا قانونِ الٰہی بن گیا۔

مسائل قربانی

حضرت اقدس مولانا مفتی محمد ابوبکر صاحب قاسمی دامت برکاتہم
بانی و مہتمم مدرسۂ نور محمدؒ، وہپور

عید الاضحیٰ کے موقع پر پورا عالم اسلام ایک مخصوص عمل کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو انتہائی عظیم الشان عمل ہے اس لئے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سچی قربانی کی نقل ہے جنہوں نے بڑھاپے کی اولاد کو جب کھیلنے کودنے کے قابل ہوگیا تو ایک غیبی اشارے سے قربانی کے لئے لٹادیا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت تک کے آنیوالے ہر صاحبِ نصاب پر اس کی نقل فرض قرار دیا اور یہ بھی اعلان کردیا کہ ایام قربانی میں قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے اور یہ وعید بھی اپنے حبیب ﷺ کی زبانی پہنچادیا۔ کہ جب کسی پر قربانی واجب ہوجائے اور قربانی دینے کا ارادہ نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی ہرگز نہ آئے۔

دین میں ہر عمل کی قبولیت کے لئے دو شرطیں ہیں: پہلی شرط نیت صحیح ہو، دوسری شرط عمل صحیح ہو۔

مسئلہ: قربانی ہر اس مرد اور عورت پر واجب ہے جو بالغ ہو، اور اس کے پاس روزمرہ ضروریات سے زائد 612.1/2 گرام چاندی یا اس کی مالیت ہو آج (یعنی 23 آگست) کے حساب سے 31,238.00 روپیہ ہو۔

مسئلہ: نابالغ لڑکا یا لڑکی کے پاس اتنی مالیت ہو تو بھی قربانی واجب نہیں ہے، اگر دوسرے نابالغ لڑکا یا لڑکی کی طرف سے قربانی دینا چاہیں تو اپنے مال سے دیں، نابالغ کے مال سے قربانی دینا جائز نہیں ہے۔

حضرت نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے تو اس عمل کو خوشی خوشی کرنا چاہئے، حضرت ہادی عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ، آؤ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس، اس لئے کہ اس جانور کے خون کے ہر قطرے کے بدلے میں تمہارے لئے مغفرت ہے سارے گناہوں سے، حضرت فاطمہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارے گھر والوں کے ساتھ خاص ہے؟ تو رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے اور قیامت تک کے آنے والے ہر مسلمان کے لئے۔

اتنی بڑی فضیلت ہے لیکن آج امت اس سے بہت غافل ہے، بہت سوں کی زبان سے سنا گیا ہے ''قربانی گھر میں نہیں ہوگی''، گھر غلیظ ہوجائے گا، گوشت بھی گھر کو نہ لانا، باٹنے نہیں ہوتا ہے، یہ سب باتیں دین سے بیزاری کی علامتیں ہیں، اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں (امین)

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے قربانی کے دنوں میں قربانی نہ کرسکا تو قربانی کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے۔

قربانی کے ایام ذی الحجہ دس، گیارہ اور بارہ کے غروب آفتاب تک ہے

مسئلہ: قربانی کا جانور جہاں ہو وہاں عید کی نماز کا ہونا ضروری ہے اگر چہ قربانی دینے والا عید کی نماز نہ پڑھا ہو

مسئلہ: اگر سال دو سال سے یا اس سے زائد سال سے قربانی نہ دیا ہو جتنے سال قربانی نہ دیا ہو اتنے سال کی قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ پھر تاخیر کی وجہ سے توبہ واستغفار بھی کرے۔

مسئلہ: عورت پر قربانی واجب ہو شوہر یا باپ اس عورت سے اجازت لے کر یا اطلاع دے کر قربانی کرے ورنہ قربانی نہیں ہوگی، اگر بڑا جانور ہے اور اس عورت کی اجازت یا اطلاع کے بغیر قربانی دی جائے تو چھ آدمیوں کی بھی قربانی ادا نہیں ہوگی۔

مسئلہ: حاجی مسافر ہو تو اس پر فقط حج کی قربانی واجب ہے، اگر مسافر نہ ہو تو دو قربانی واجب ہے ایک قربانی چاہے تو وطن میں کسی کو ذمہ دار بنا دے سکتا ہے۔

مسئلہ: مکۃ المکرّمہ پہنچکر 15 دن رہنے کا پختہ ارادہ کرلیا اور حج کے ایام آ گئے تو مقیم ہوگا، ورنہ مسافر۔

مسئلہ: قربانی کا جانور لٹانے سے پہلے چھری کا تیز کرنا ضروری ہے، ورنہ گناہ ہوگا۔

مسئلہ: قربانی کے بعد جانور مکمل ٹھنڈا ہو جائے تو چمڑا چھیلنا شروع کرے، قصاب جلدی کرتے ہیں، نگرانی ہو۔

مسئلہ: قصاب کی مزدوری میں ہڈی بوٹی وغیرہ شمار نہیں کیا جائے گا بسا اوقات ہڈی بوٹی کے حرص میں مزدوری کم کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ: اگر قربانی دینے والا ذبح کا طریقہ جانتا ہو اور طاقتور بھی ہو تو اسی کو ذبح کرنا چاہئے۔

مسئلہ: عین ذبح کے وقت صرف بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے، معاون اور حاضرین بھی پڑھے۔

مسئلہ: جس کے ذمہ قربانی واجب ہو جائے اور اس کا عقیقہ نہ ہوا ہو تو قربانی واجب اور ضروری ہے، عقیقہ کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ: کسی پر قربانی واجب ہو جائے اور وہ مرحوم والد یا مرحومہ والدہ یا نبی پاک ﷺ کی جانب سے قربانی کرنا چاہے تو اگر اپنی قربانی کے ساتھ کرنا ہے تو درست ہے، ورنہ خود کی قربانی نہ کرنے کا گناہ عظیم ہوگا۔

مسئلہ: ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ناخن کاٹنا یا بال کٹانا یا کٹوانا پسندیدہ نہیں ہے اگر ان باتوں سے پرہیز کریگا نیکیاں ملے گی، چاہے قربانی دینے والا ہو یا نہ ہو اور یہ عمل نماز عید الاضحیٰ تک کے لئے ہے، عید کی نماز کے بعد درست ہے، یہ تشبہ بالحجاج کی وجہ سے مشروع ہے، نہ کہ قربانی کی وجہ سے۔

EDITORIAL

By Hazrat Aqdas Mufti Abul Hasan Sb Qasimi Db

Translate by : S.Mohammed Ibrahim Sahib

Allah Tabark vataallah has sublime value for human being. Due to this only Allah had created their needs and requirements before sending human beings to the earth. Allah had not only created everything exclusively for the benefit of mankind (surah bakhra :29) but also made us his representative (surah bakhra : 30) and also Allah has provided us path to achieve righteousness . If we think & see that can anyone shower love and affection to us more than Allah? No, Impossible. Now the work of the person in to get benefitted from Allah's love & affection, rewards & forgiveness. One such golden opportunity is youme Arafa (Day of Arafa), which has great significance & prominence that the completion of deen-e-Islam had accomplished on that day (Surah Mayeeda : 3)

Reliable Ullamas has said that Allah has created 4 Months as honorable & respectable (surah Tauba : 36) ie., Mohram, Rajab, Zilqaida & Zilhaj. Similarly 4days are considered honorable & respectable: youme Jamma (Friday, Eidul Fitr, Eidul Azha & Youme Arafa & Youme Arafa is the Day of Arafah is the most prominent day among the four days. Allama Taibi (rah) had said, "The best day of a year is day of Arafah even though Friday is the best day of a week. However day of Arafah is a golden opportunity to achieve forgiveness of Allah and perception of Allah. In one Hadees, it is said Shaitan had to face more disgrace in the war of Badr. After that every year Shaitan gets disgraceful on the Day of Arafah, because it is the occasion of Allah's forgiveness. Then those who are fortunate to keep fast on Day of Arafah, his forgiveness is fully guaranteed. In another Hadees of Tirmizhi Hazrath Muhammad (saw) said, "Keeping fast on the day of Arafah, I hope that Allah will forgive one year past sins & one year future sins". In other Hadees, it is said "the significance of keeping fast on Day of Arafah is equal to thousand fast (Attargheeb-o-Attarheeb). For instance, most prominent night in the year is Shab-e-Qadr, whose value of worship is better than thousand months. Similarly most prominent day in the year is Day of Arafah.

Hazrath Muhammad(saw) has said, "There is no day in which worship of Allah is better than the ten days of ZilHaj. In these ten days of ZilHaj, everyday of fast is considered equal to one year of fast and worship of every night is considered equal to worship of Shab-e-Qadr. Another significant reason for the prominence of Day of Arafah is Allah has bestowed rewards on 4 prophets on this day

1. Hazrath Adam(AlaihisSalaam) Tauba is accepted.
2. Hazrath Moosa(AlaihisSalaam) got the opportunity to talk with Allah directly
3. Hazrath Ibrahim(AlaihisSalaam) reward of sheep as result of sacrificing his son arrived
4. Haj's rules & regulation was accomplished on Hazrath Muhammad(saw) and also completion of Deen.

Since our Ulama had always use to keep fast on these days, we should also keep fast on Day of Arafah persistently. May Allah giveus chance to keep fast. People those who fast on Day of Arafah should take account of 9th ZilHaj of their locality & such fast are only reliable. For every place Mecca's 9th ZilHaj does not fit.

MASAIL

By : Mufti Mohammed Yaqoob Sb qasimi Db
Translate by : Prof Sajid Akram Sahib

Q.What is meant by "Takbeer-Tashreeq" and on whom is it wajib?
A. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ These Dua should be recited aloud once after every obligatory prayer starting from the day of Arafah (morning of 9th Dhul Hijjah) till the Asr of 13th of Dhul Hijjah. This is known as takbeer-tashreeq. The ruling is commonly wajib on both individuals offering prayers in congregation or alone, whether travelling or resident, men or women its wajib on all. Although ladies can recite in low voice.

Q. Qurbani is wajib on whom?
A.Qurbani is wajib on every Muslim, whoever is sane, matured and resident (By law he isn't traveller) and he owns 612.360 grams of silver or equivalent amount of money and this money is in excess (beyond necessity). This amount either be in gold, silver or in form of jewellery or amount invested in business, or household items in excess than necessity, or excess homes or lands apart from living house. For this amount, it isn't necessary that a year should pass by or this is invested in business.

Q. What is the recommended (Masnoon) way of sacrificing animals?
A.Lie down the animal on its left side facing qiblah (legs should face qiblah) and reciting this dua is masnoon, . Then say Bismillahi Allahu Akbar and sacrifice the animal.

Q. Individuals whose Aqiqah were not given, Will their Qurbani be valid?
A. Yes, their Qurbani will be valid. Having not given the Aqiqah, will not affect the Qurbani.

Q. What is the ruling for distributing the meat of sacrificed animal to non-believers?
A. It is permissible to share the meat to non-believers. We feel that n today's circumstances, this kind of behaviour will reduce the animosity, affection will increase and they will fell that Muslims by nature are so big-hearted that we involuntarily invite non-believers in our feasts & happiness.

Q. What are the things which are not permissible (Haram) in Sacrificed animals.
A. Seven parts of Halal-animals are not permissible to eat. 1) Blood 2)Gall Bladder 3)Private parts of male animal 4)Testicles 5)Private parts of female animal 6) lymph nodes 7)Urinary Bladder

اپنے قربانی کے جانوروں کی اور ذبح کی تصویر ہرگز نہ لیں اور نہ ہی اس قسم کے چیزوں کا سوشل میڈیا پر شیئر کریں
قربانی کے موقع پر اپنے محلّہ اور گھر کو پاک صاف رکھنے کی کوشش کریں، کیونکہ پاکی ایمان میں سے ہے۔